ادا جعفری

(1924ء)

یہ فخر تو حاصل ہے، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں

تدریسی مقاصد

www.office.com.pk

- طلبہ کو ادا جعفری کی غزل گوئی اور اسلوب سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو اردو شاعری کی وسعت کے بارے میں بتانا۔
- طلبہ کو جدید اور قدیم غزل کے مابین فرق سے روشناس کروانا۔
- طلبہ کو ادا جعفری کے حالاتِ زندگی سے واقفیت کروانا۔

شاعرہ کے حالاتِ زندگی

ادا جعفری 22 اگست 1924ء کو بدایوں میں پیدا ہوئیں۔ ان کا اصل نام عزیز جہاں ہے لیکن ادبی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد انھوں نے اپنے لیے قلمی نام ''ادا'' چنا۔ اپنی جائے پیدائش کے حوالے سے پہلے وہ اپنے آپ کو ادا بدایونی لکھتی تھیں۔ جب ان کی شادی نورالحسن جعفری سے ہوئی تو انھوں نے اپنے نام کے ساتھ اپنے خاوند کا نام لکھنا شروع کر دیا۔ یوں وہ ادا بدایونی سے ادا جعفری ہو گئیں۔

ادا جعفری کی عمر ابھی تین سال ہی تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ان کی پرورش اپنے ننھیال میں ہوئی۔ ادا جعفری نے تیرہ سال کی عمر میں ہی شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ ادا جعفری نے نظم گوئی سے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا۔ اکیس سال کی عمر میں ان کی پہلی غزل ''رومان'' میں شائع ہوئی۔ اس غزل نے ادا جعفری کو پہچان دی۔ انھوں نے اولین شاعرِ رومان اختر شیرانی سے اپنے کلام کی اصلاح لی۔ اس کے علاوہ اثر لکھنوی سے بھی اپنی کچھ غزلوں کی اصلاح لی۔

http://www.office.com.pk

ادا جعفری نے ادب کے لیے کافی خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ مختلف قسم کی ادبی کانفرنسوں میں شریک ہوئیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے بہت سے ممالک کا سفر بھی کیا۔

تصنیفات: ادا جعفری کے بہت سے مجموعہ کلام ہیں۔ 1950ء میں ان کی کتاب ''میں ساز ڈھونڈتی رہی'' شائع ہوئی۔ 1968ء میں ان کو اپنے مجموعۂ کلام ''شہرِ درد'' پر آدم جی ادبی انعام ملا۔ 1974ء میں ان کی نظموں اور غزلوں پر مشتمل کتاب ''غزالاں تم تو واقف ہو'' شائع ہوئی۔ 1982ء میں ان کی ہائیکو نظمیں شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے اپنی خودنوشت بھی لکھی جو ''جو رہی سو بے خبری رہی'' کے نام سے 1996ء میں شائع ہوئی۔ ان کی ادبی خدمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حکومتِ پاکستان نے انھیں 1981ء میں تمغۂ امتیاز سے نوازا۔

آج کل ادا جعفری کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فخر	ناز	حاصل	ملنا
بھلے	اچھے	مقدر	قسمت
ازل	پیدائش کا پہلا دن	کنول	ایک پھول کا نام
نازک	نرم	سمن	خوب رو، گورا چٹا
جذبات	دل کا جوش	سانچا	قالب
سرِ شام	شام سے	ہنگامِ سحر	صبح کا ہنگامہ
خورشید	سورج	جھیل جانا	برداشت کرنا
کڑی	سخت	تیور	انداز
خنک	ٹھنڈی	گردشِ دوراں	زمانے کی گردش

http://www.office.com.pk

اشعار کی تشریح

شعر نمبر: 1

یہ فخر تو حاصل ہے ، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں
دو چار قدم ہم بھی ترے ساتھ چلے ہیں

حل لغت

فخر: بڑائی۔ دو چار قدم : تھوڑی دور

مفہوم : شاعر کو اپنے محبوب کے ہم قدم ہو کر تھوڑی دور چلنے پر بھی فخر ہے۔

تشریح : عشق میں عاشق اپنے محبوب سے تھوڑی سی توجہ بھی پالے تو وہ اسے اپنی زندگی کا ماحصل سمجھتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے۔ عاشق اپنے کردار میں کیسا بھی ہو، نیکی اور بدی کی دونوں قوتیں اس دنیا میں موجود ہیں۔ ہر انسان نہ تو کامل طور پر اچھا ہوتا ہے اور نہ مکمل بُرا۔ شعر کہتا ہے کہ اپنے اچھے یا بُرے ہونے سے قطع نظر مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے اپنے محبوب کے ساتھ چند قدم ملائے ہیں۔ زندگی کی چند ساعتیں اپنے محبوب کی ہمرکابی میں گزاری ہیں۔ یہی ساعتیں میری زندگی کا سرمایا ہیں۔ ان پہ میں جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔

شعر نمبر: 2

جلنا تو چراغوں کا مقدّر ہے ازل سے
یہ دل کے کنول ہیں کہ بُجھے ہیں نہ جلے ہیں

حل لغت

مقدر: نصیب ۔ ازل : جب سے دنیا پیدا ہوئی

مفہوم : جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے چراغوں کی قسمت میں لکھ دیا گیا ہے کہ وہ جلیں۔ جلنا ان کا مقدر ہے مگر دل کا کنول نہ جلتا ہے نہ بجھتا ہے۔

تشریح : شاعرہ نے اس شعر میں کہا ہے کہ روزِ اول جب کہ ساری کائنات کو ربّ تعالیٰ

http://www.office.com.pk

نے ان کے کام تفویض کیے تو چراغوں کی قسمت میں جلنا لکھا۔ چراغوں کو جلنا ہی ہے خواہ وہ خوشی کی تقریب ہو یا غم کی رات۔ ایک ہمارا دل ہے جو نہ جلتا ہے نہ بجھتا ہے۔ عشقِ حقیقی کا شعلہ ہے جو دل میں لپکتا ہے مگر روزگار کے غم نہ تو اسے جلاتے ہیں اور نہ ہی اسے بجھاتے ہیں۔ انسان غمِ روزگار میں اتنا الجھ گیا ہے کہ عشقِ حقیقی کا شعلہ ماند پڑ گیا ہے۔

دنیا نے تیری یاد سے بیگانہ کر دیا
تجھ سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے

شعر نمبر:3 نازک تھے کہیں رنگِ گل و بوئے سمن سے
جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں

حل لغت

نازک: نرم۔ سمن: چنبیلی جیسا سفید۔ جذبات: جوش و خروش: سانچے: قالب

مفہوم: پھول کے رنگ اور چنبیلی کی خوشبو سے بھی زیادہ نازک میرے جذبات تھے جو آداب کے قالب میں ڈھل گئے ہیں۔

تشریح: شاعرہ کہتی ہیں کہ ایک محبّ اپنے محبوب کے لیے بڑے نازک اور لطیف جذبات رکھتا ہے۔ یہ جذبات پھولوں کے رنگ جیسے خوش نما ہوتے ہیں۔ ان میں سے یاسمین کے پھولوں جیسی خوشبو آتی ہے۔ جذبات میں سے خوشبو تو نہیں آ سکتی مگر شاعرہ کے کہنے سے مراد یہ ہے کہ میرے جذبات بہت ہی نازک تھے۔ لیکن جب اس میں آداب کا ذکر آ گیا تو وہ جذبات محدود ہو گئے۔ اب میرے جذبات آداب کے پابند ہو گئے ہیں۔ مجھے اپنی اہمیت کا احساس ہو گیا ہے۔ مجھے پتا چل گیا ہے کہ میرے جذبات کتنے ہی نرم و نازک اور اچھے کیوں نہ ہوں ان کی ایک حد ہے اور وہ حد، ادب کی حد ہے۔

http://www.office.com.pk

شعر نمبر 4: تھے کتنے ستارے کہ سرِ شام ہی ڈوبے
ہنگامِ سحر کتنے ہی خورشید ڈھلے ہیں

حل لغت

سرِ شام: شام کے وقت۔ ہنگامِ سحر: صبح کے وقت۔ خورشید: سورج

مفہوم: ستارے شام کے وقت آسمان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں مگر کتنے ہی ستارے ہیں جو سرِ شام ہی ڈوب گئے۔ اسی طرح کتنے ہی سورج ہیں جو دن نکلنے کے ساتھ ہی ڈھل گئے۔

تشریح: شاعرہ اس دنیا کی بے ثباتی اور موت کے بارے میں اظہارِ خیال کرتی ہے۔ موت کسی کو نہیں دیکھتی۔ موت نہایت ظالم اور بے رحم ہے۔ وقت کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ کتنے ستارے ایسے ہیں جنھوں نے اپنی پوری آب و تاب سے چمکنا تھا۔ اس دنیا کی خوب صورتی سے لطف اٹھانا تھا مگر اس آب و تاب سے محروم رہ گئے۔ آہ! موت کسی کی پرواہ نہیں کرتی۔ سورج جس سے تمام دنیا کو چمکنا تھا، صبح کے وقت ہی ڈھل گیا۔ اس شعر سے شاعرہ مراد لیتی ہے کہ وقت نے کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ بہت سے ایسے بچے جنھوں نے دنیا کی خوب صورت اور رونق سے لطف اندوز ہونا تھا کم عمری ہی میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ بہت سے نوجوان جن کے ہاتھوں میں اس ملک کی باگ ڈور تھی جنھیں اس ملک کی حفاظت کرنا تھی مگر

؎ حسرت ان غنچوں پر ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

یہاں اس فانی دنیا میں جو بھی آیا ہے اُسے آخر کار اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔ وقت کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ یہ دنیا بے ثبات ہے۔ یہاں کسی کو دوام حاصل نہیں مگر افسوس اس بات پر ہے کہ وہ دنیا کی نعمتوں سے لطف نہیں اٹھا سکتے جو جلد ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

http://www.office.com.pk

ے دنیا عجیب مرحلہ بے ثبات ہے
ہر ایک ذی روح کو آخر ممات ہے

شعر نمبر 5: جو جھیل گئے ہنس کے کڑی دھوپ کے تیور
تاروں کی خنک چھاؤں میں وہ لوگ جلے ہیں

حل لغت

تیور: ناراضی ، غصہ ۔ جھیل گئے : برداشت کر گئے

مفہوم: جو لوگ زمانے کی سختیاں برداشت کر گئے ان کے ساتھ یہ ظلم ہوا کہ اپنوں نے انھیں تکلیفیں پہنچائی ہیں۔

تشریح: شاعرہ اس شعر میں زمانے سے گلہ اور شکوہ کرتی ہیں کہ اس دنیا نے ہمارے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا ہے۔ بہت سی سختیاں اور مشکلات ہمارے راستے میں آئیں، بہت سی تکالیف کا ہمیں سامنا کرنا پڑا مگر ہم ان تکالیف کو ہنس کر سہہ گئے۔ بہت سے مصائب آئے مگر ہم نے ان کو برداشت کر لیا مگر وہ سختی اور بے اعتنائی جو اپنوں نے ہمیں دی ہے اسے برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔
انسانی فطرت ہے کہ وہ بڑی سے بڑی تکلیف کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے مگر محبوب کی بے رخی کا بوجھ اس سے نہیں اٹھایا جاتا، اس کی بے وفائی اسے مار ڈالتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ انسان کڑی دھوپ میں تو سفر کر سکتا ہے مگر خنک چھاؤں میں سفر کرنا اس کی برداشت سے باہر ہے۔ کیوں کہ غیروں کے ستم تو گوارا ہو سکتے ہیں مگر اپنوں کی بے رخی مار ڈالتی ہے۔

ے دنیا عجیب مرحلہ بے ثبات ہے
ہر ایک ذی روح کو آخر ممات ہے

شعر نمبر 6: اک شمع بجھائی تو کئی اور جلا لیں
ہم گردشِ دوراں سے بڑی چال چلے ہیں

http://www.office.com.pk

حل لغت

گردشِ دوراں: زمانے کی گردش

مفہوم: زمانے نے تو بہت کوشش کی کہ وہ ہمیں اندھیرے میں رکھے مگر ہم نے بھی زمانے کی گردش سے چال چلی کہ اس نے ایک شمع چھین لی تو ہم نے دوسری جلا لی۔

تشریح: شاعر لوگوں کا خیال ہے کہ جتنی زیادہ تکالیف اور مصائب آتے ہیں سب زمانے کی وجہ سے ہیں۔ ان کے نزدیک سب سے زیادہ ظالم زمانہ ہوتا ہے۔ شاعرہ پر بھی زمانے نے بہت زیادہ ظلم کیا۔ اسے اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسے پریشانیاں دینے کی کوشش کی مگر شاعرہ کہتی ہے کہ ہم بھی ہوشیار واقع ہوئے ہیں ہم بھی زمانے کی گردش سے چال چل گئے۔ اس نے ایک شمع بجھائی تو ہم نے ایک اور جلا لی۔ اس سے شاعرہ کی مراد یہ ہے کہ اگر زمانہ ہمیں پریشانیوں اور مصائب کا شکار کرنا چاہتا ہے تو ہم بھی بڑے بیدار مغز ہیں ہم خوشی کی ہلکی سی رمق پا کر ہر غم کو بھول جاتے ہیں اور پھر سے نئے غم کو سہنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور اگر وہ پھر سے ہمیں کوئی غم دینا چاہتا ہے تو ان پریشانیوں سے بالکل نہیں گھبراتے ہیں۔

حل مشقی سوالات

1- مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) غزل کے مطلع میں شاعرہ کس بات پر نازاں ہے؟

جواب: شاعرہ کو اپنے محبوب کے ہم قدم ہو کر تھوڑی دور چلنے پر بھی فخر ہے۔ وہ اسی بات پر نازاں ہے کہ وہ اپنے محبوب کے ہمراہ تھوڑی دور چلی ہے۔

(ب) دل کے کنول اور چراغوں میں کیا بنیادی فرق بتایا گیا ہے؟

جواب: چراغوں کو جلنا ہی ہے خواہ وہ خوشی کی تقریب ہو یا غم کی رات۔ ایک ہمارا دل

http://www.office.com.pk

ہے جو نہ جلتا ہے نہ بجھتا ہے۔ عشقِ حقیقی کا شعلہ ہے جو دل میں لپکتا ہے مگر روزگار کے غم نہ تو اسے جلاتے ہیں اور نہ ہی اسے بجھاتے ہیں۔

(ج) **اک شمع بجھائی ــــــــــ سے کیا مراد ہے؟**

جواب: اس کا مطلب ہے کہ زمانے نے ایک دکھ دیا، یہاں شمع بجھانے سے مراد ہے دکھ ملنا ہے۔

-2 دیے گئے جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کر کے (✓) کا نشان لگائیں:

(الف) **شاعرہ کو کس بات پر فخر ہے؟**

(i) اچھا شعر کہنے پر (ii) محبوب کے ہم قدم ہونے پر
(iii) آسماں کے مہربان ہونے پر (iv) محبوب کے التفات پر

(ب) **اک شمع بجھائی تو:**

(i) ہم پچھتائے بہت (ii) کئی اور جلالیں
(iii) سو رہے (iv) بے سکون ہو گئے

(ج) **یہ غزل کس مجموعۂ کلام سے لی گئی ہے:**

(i) شہرِ درد (ii) سازِ سخن بہانہ ہے
(iii) غزالاں تم تو واقف ہو (iv) میں ساز ڈھونڈتی رہی

(د) **"جو جھیل گئے ہنس کر کڑی دھوپ کے تیور" میں کڑی دھوپ سے کیا مراد ہے:**

(i) سورج کی حدت (ii) زمانے کے مصائب
(iii) محبوب کی بے رخی (iv) عام دکھ اور بیماری

(ہ) **پہلے شعر میں "چلے" کو کہیں گے:**

(i) مطلع (ii) ردیف
(iii) قافیہ (iv) مقطع

(و) **"نازک تھے کہیں رنگِ گُل و بوئے سے" میں رنگ و بُو سے مراد ہیں:**

(i) آداب (ii) جذبات
(iii) تصورات (iv) خیالات

(ز) **غزل کا چھٹا شعر ہے:**

(i) مطلع (ii) مقطع

http://www.office.com.pk

(iii) عام شعر (iv) آخری شعر

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(ii)	(ب)	(ii)	(ج)	(iii)	(د)	(ii)
(ہ)	(iii)	(و)	(ii)	(ز)	(iv)		

-3 درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں:

مقدر، جذبات، گل، سمن، خورشید، شمع، گردش

جواب: مُقَدَّر، جَذْبات، گُل، سَمَن، خُورشِید، شَمْع، گَرْدِش

-4 کالم (الف) کو کالم (ب) کے الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
چراغوں کا مقدر	سرِ شام
رنگِ گل	خورشید
ستارے	تیور
ہنگامِ سحر	بوئے سمن
کڑی دھوپ	جلنا

جواب:

کالم (الف)	کالم (ب)
چراغوں کا مقدر	جلنا
رنگِ گل	بوئے سمن
ستارے	سرشام
ہنگامِ سحر	خورشید
کڑی دھوپ	تیور

http://www.office.com.pk

5- آپ آدا جعفری کی اس غزل کی ردیف اور قوافی کی نشان دہی کریں۔

جواب: **قوافی:** بھلے، چلے، جلے، ڈھلے **ردیف:** ''ہیں'' ردیف ہے۔

قافیہ

کسی شعر کے آخر میں آنے والے ہم وزن، ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔ اگر شعر میں ردیف بھی ہو (ردیف کا ہونا لازمی نہیں) تو قافیہ ردیف سے پہلے آئے گا۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے
اجل مر رہی تو کہاں آتے آتے

یہاں پہلے شعر میں ''ہوا'' اور ''دوا'' جب کہ دوسرے شعر میں ''یہاں'' اور ''کہاں'' قافیے ہیں۔

ردیف

کسی شعر میں قافیے کے بعد آنے والے ایک جیسے لفظ یا ایک جیسے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔ اگر غزل کے مطلع میں ردیف موجود ہو تو باقی اشعار کے دوسرے مصرعے میں بھی ردیف آتی ہے، تاہم غزل غیر مردف بھی ہوتی ہے۔ ''قافیہ'' کے ضمن میں دیے گئے اشعار میں ''کرے کوئی'' اور ''آتے آتے'' ردیف ہیں۔

آپ آدا جعفری کی اس غزل کی ردیف اور قوافی کی نشان دہی کریں۔

جواب: آدا جعفری کی اس غزل کی ردیف ''ہیں'' ہے۔
آدا جعفری کی اس غزل میں درج ذیل قوافی آئے ہیں۔
بھلے، چلے، جلے، ڈھلے، جلے، چلے

http://www.office.com.pk

سرگرمیاں

1- اس غزل کی ردیف اور قوافی اپنی کاپیوں پر خوش خط لکھیں اور اپنے استاد صاحب کو دکھا کر تصحیح کروائیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیے قافیہ اور ردیف

2- ادا جعفری کی کوئی اور غزل کاپیوں میں نوٹ کریں۔

جواب: ادا جعفری کی غزل

کِس کِس نے ساتھ چھوڑ دیا دھوپ چھاؤں میں
ذکرِ وفا نہیں ہے، ہماری خطاؤں میں
موجِ ہوا بھی ریت کی دیوار بن گئی
ہم نے خدا تلاش کیا، ناخداؤں میں
شاید اِدھر سے قافلہٴ رنگ و بو گیا
خوشبو کی سِسکیاں ہیں ابھی تک ہواؤں میں
اب کے صبا کی نرم مزاجی کو کیا ہوا
بِکھرے پڑے ہیں تازہ شگوفے ہواؤں میں
مقدور بھر جو راہ کا پتھر بنے رہے
وہ لوگ یاد آئے ہیں اکثر دعاؤں میں
ویرانیاں دلوں کی بھی کچھ کم نہ تھیں ادا
کیا ڈھونڈنے گئے ہیں مسافر خلاؤں میں

3- جماعت کے کمرے میں اس غزل کو درست تلفظ کے ساتھ بلند آواز سے پڑھا جائے۔

جواب: جماعت کا کوئی خوش الحان طالب علم اس غزل کو پڑھے اور باقی بچے پوری توجہ سے اسے سنیں۔

http://www.office.com.pk

تدریسی اشارات

-1 ادا جعفری کے سوانحی کوائف اور شاعری کی خصوصیات سے طلبہ کو آگاہ کیا جائے۔

جواب: دیکھیے حالاتِ زندگی

-2 طلبہ کو آگاہ کیا جائے کہ غزل کے موضوعات وقت کے ساتھ ساتھ بدلے ہیں۔ پہلے صرف حسن و عشق ہی غزل کا موضوع تھا۔ اب اس میں ہر موضوع پر غزلیں کہی جا رہی ہیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیے غزل فراق گورکھ پوری اساتذہ کے لیے نمبر 3

-3 اگر میسر آئے تو آدا جعفری کی خود نوشت جو رہی سو بے خبر رہی سے اقتباسات پڑھ کر طلبہ کو سنائے جائیں۔

جواب: اساتذہ کرام سکول کی لائبریری سے آدا جعفری کی خودنوشت ''جو رہی سو بے خبر رہی'' حاصل کریں اور طلبہ کو اس میں سے چیدہ چیدہ اقتباسات پڑھ کر سنائیں اور ان کی وضاحت بھی کریں۔

-4 آدا جعفری کے مجموعہ کلام ''غزالاں تم تو واقف ہو'' سے کم از کم دو اور غزلیں طلبہ کو سنائی جائیں۔

جواب: دیکھیے سرگرمی نمبر 2

http://www.office.com.pk

اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) یہ فخر ہے کہ ہم ترے ساتھ چلے ہیں:

(i) دو چار قدم (ii) صبح سے شام تک
(iii) شانہ بشانہ (iv) ہر دم

(ب) جلنا تو مقدر ہے:

(i) لکڑیوں کا (ii) دل کا
(iii) چراغوں کا (iv) حاسدوں کا

(ج) آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں:

(i) خیالات (ii) احساسات
(iii) محسوسات (iv) جذبات

(د) ستارے ڈوبے ہیں:

(i) سرِ شام (ii) آدھی رات کو
(iii) صبح صبح (iv) مقدر کے

(ہ) جو کڑی دھوپ کے تیور جھیل گئے وہ چلے ہیں:

(i) دہکتی آگ سے (ii) تند خیالات سے
(iii) خنک چھاؤں میں (iv) بادِ سحری سے

(و) بقول شاعرہ ہم چال چلے ہیں:

(i) دوستوں سے (ii) زمانے سے
(iii) رقیبوں سے (iv) گردشِ دوراں سے

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(i)	(ب)	(iii)	(ج)	(iv)	(د)	(i)
(ہ)	(iii)	(و)	(iv)				

http://www.office.com.pk